بیان الحکمہ
تحقیقی مجلہ-6
http://bayan-ul-hikmah.salu.edu.pk

بیان الحکمہ [تحقیقی مجلّہ]
(2020ء)

# Research review of Rational and Imitative Arguments on locust being Halal and Haram

*Mujeeb ur Rehman Sulongi

**Nisar Gilal

**Abstract:** Grasshoppers and locusts are polyphagous insects. They are regarded as rest of Agricultural crops and grasslands during the present survey various sites of Sindh, Pakistan have been noted to be attacked by this pest beside this it was found that sudden increase in locusts Population made it very difficult situation for the formers and agricultural. Thus they cause loss in the economy of the country by damaging the valuable crops. Locust and grasshopper infestation often warrant intervention with chemical, biological, or cultural methods, but it is also important to understand that these insects are deeply rooted in various societies and our responses can be influenced by cultural perceptions.

The south west Asia and the middle east countries have taken responsibility for monitoring the breeding grounds and applying plague prevention strategy for desert locust control in the outbreak areas and by exchanging desert locust infestation information through FAO. The early the prevention strategy for desert locust control has achieved its original objective of preventing damage to major agricultural zones in invasion area and helps protect the crops of small farmers as well as grazing ground for the live stock.

**Keywords**: Locust, Insect, Lawful, Unlawful, advantages, disadvantages

* Faculty Member, Shah Abdul Latif University, Khairpur
** Research Scholar, Shah Abdul Latif University, Khairpur



# ٹڈی کی حلت وحرمت پر عقلی ونقلی دلائل کا تحقیقی جائزہ

## مقدمہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کائنات میں اپنی قدرت وحکمت سے ہزاروں مخلوقیں پیدا فرمائی ہیں ان میں سے کچھ تو بے جان اور کچھ جاندار ہیں کچھ مخلوقات کا مسکن آسمانوں کو بنایا تو کچھ مخلوقات کا مسکن زمین کو بنایا جو جاندار زمین پر رہائش پزیر ہیں ان میں انسانوں اور جنوں کے علاوہ دیگر جانوروں میں کچھ تو وہ ہیں جو پانی میں رہتے ہیں اور کچھ خشکی میں رہتے ہیں۔ خشکی کے جانورں میں سے بعض پرندے اور بعض چوپائے جانور ہیں اور ان میں بہی کچھ پالتو اور کچھ جنگلی ہوتے ہیں اور پھر کچھ تو حلال اور کچھ حرام ہوتے ہیں تمام جانوروں کی حلت اور حرمت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے قرآن وحدیث میں بتادی گئی ہے اور تمام چیزوں کی حلت اور حرمت میں انسانوں کے لئے حکمت رکھی گئی ہے جو چیزیں صاف ستھری اور طیب ہیں جن میں انسانوں کے لئے کوئی دینی، بدنی، اور اخلاقی خرابی اور نقصان نہی ں ہے ان چیزوں کو انسان کی غذاء کے لئے حلال اور مباح کر دیا گیا ہے اور جن میں کوئی جسمانی اور روحانی یا اخلاقی طرح سے کوئی ضرر ہے ان چیزوں کو حرام بتلایا گیا ہے اور صاف ستھری پاکیزہ چیزیں کھانے کا حکم دیا گیا ہے.

**یٰایھا الناس کلوا مما فی الارض حلٰلا طیبا ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن انہ لکم عدو مبین**

اے لوگو کھاؤ زمین کی چیزوں میں سے حلال پاکیزہ اور پیروی نہ کرو شیطان کی بیشک وہ تمھارا دشمن ہے۔ (1)

**یٰایھا الذین اٰمنوا کلوا من طیبٰت ما رزقنٰکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون**

اے ایمان والو کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو روزی دی ہم نے تم کو اور شکر کرو اللہ کا اگر تم اسی کے بندے ہو۔ (2)

اس لیے انسانوں پر لازم ہے کہ وہ حلال و حرام چیزوں کا علم حاصل کریں تا کہ وہ مضر اور حرام چیزوں سے بچ سکیں۔ حشرات الارض میں سے ایک پرندہ ٹڈی جو کہ حالیہ دنوں پاکستان کے مختلف علاقوں میں لاکھوں کا لشکر لیئے کہی توں سبزیوں اور پھلدار درختوں پر حملا آور ھئی ہے لھذا مقالہ ھذا ٹڈی دل کے مبحث پر مبنی ہے اس سلسلے میں جو لوگ اس کے فوائد اور نقصانات، حلال اور حرام ہونے پر اختلاف رکھتے ہی ں ان کے عقلی اور نقلی دلائل کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے اس مقالے کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ قرآن و حدیث کی تناظر میں ٹڈی دل کے حلال اور حرام، فوائد و نقصانات پر اہل علم کی جانب سے دیے جانے والے عقلی و نقلی دلائل کا تحقیقی تجزیہ و تحلیل کیا جائے تا کہ ٹڈی دل کے حکم اور فوائد و نقصانات کا علم ہو سکے اور یہ معلوم ہو سکے کہ ٹڈی دل کا یہ حملہ عذاب خداوندی ہے یا ابتلاء (آزمائش) ہے۔





لیکن اس سے پہلے ہم ٹڈی کے تعارف کے حوالے سے اہل علم و قلم حضرات کے چند اقوال قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہی ں تا کہ ہم یہ ٹڈی کا تخلیقی عنصر اور اس کے نشوونما اور اس کی غذائیت و اجزاء ترکیبی سے مکمل طور پر واقف ہو جائیں۔ ٹڈی کو بنگالی میں ٹڈی، بلوچی میں مدک، پشتو میں وڑو کے ملخ، پنجابی میں ٹڈی، سندہی میں ماکڑ، کشمیری میں ٹڈی کھا جاتا ہے (3) انگریزی میں (لکسٹ) کھا جاتا ہے (4)

"الجراد" مشہور پرندا ٹڈی ہے اس کا واحد "جرادہ" نیز اس میں مذکر اور مؤنث کہ لئے "جرادہ" ہی مستعمل ہے کیونکہ اس میں "تا" وحدت کے لئے ہے جیسے "نملہ" اور "حمامہ" مذکر اور مؤنث دونوں پر بولا جاتا ہے اہل لغت کے نزدیک "جرادہ" اسم جنس ہے اور یہ "جرد" سے مشتق ہے جو چمکدار، اور بیکار دونوں معنوں میں مستعمل ہے جیسے "ثوب جرد" (چمکدار کپڑا یا بوسیدہ کپڑا) اہل لغت کھتے ہی ں کہ اسماء اجناس میں اشتقاق بھت کم ہوتا ہے۔ (5)

ٹڈی کے پیدا ہونے سے بڑا ہونے تک مختلف مراحل میں مختلف صورتوں کے عربی لغت میں الگ الگ نام ذکر کیے گئے ہیں۔

" ٹڈی جب انڈے سے نکلتی ہے تو اس کو" الدبی" کھا جاتا ہے۔ پس جب اس کے پر نکل آئیں اور وہ کچھ بڑی ہو جائے تو اس کو" غوغاۃ " کھا جاتا ہے نیز جب ٹڈی زرد رنگ کی ہو جائے اور مادہ ٹڈی کالے رنگ کی ہو جائے تو اس کو جرادہ کھا جاتا ہے۔

جب ٹڈی انڈے دینے کا ارادہ کرتی ہے تو ایسی سخت اور بنجر زمین کا انتخاب کرتی ہے جہاں کسی انسان کا گذر نہ ہوا ہو پھر اس زمین پر دم سے سوراخ کرتی ہے جس میں وہ انڈے دیتی ہے نیز وہی ں رکھے رکھے زمین کی گرمی سے بچہ پیدا ہو جاتا ہے ٹڈی کی چھ ٹانگیں ہوتی ہی ں دو سینے میں دو بیچ میں اور دو آخر میں" (6)

## ٹڈی کی طاقت:

قاضی شریح سے جراد کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا خدا اسے برباد کرے اس میں سات طاقتوروں کی شان ہے اس کا سر تو سر ہے گھوڑے کا۔ گردن ہے بیل کی ۔سینہ ہے شیر کا۔ بازوں ہی ں گدہ کے۔ پاؤں ہی ں اونٹ کے۔ دم ہے سانپ کی ۔پیٹ ہے بچھو کا۔ (7) اہل علم سے ٹڈی کی ابتدائی تخلیق کے بارے میں دو روایت ملتی ہی ں ایک میں یہ بتایا گیا ہے کہ ٹڈی سمندری مچلیوں کی چھی نک سے پیداء ہوئی ہے ان کی دلیل نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارک ہے۔ عن جابر وانس بن مالک ان النبی ﷺ کان اذا دعیٰ علی الجراد کال اللھم اہل ک کبارہ واقتل صغارہ وافسد بیضہ واقطع دابرہ وخذ بافواھھا عن معایشنا وارزاقنا انک سمیع الدعاء فقال رجلن یارسول اللہ کیف تدعوا علی جند من اجناد اللہ بقطع دابرہ بقال ان الجراد نثرۃ الحوت فی البحر۔ حضرت جابر اور انس بن مالک رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ٹڈیوں کے متعلق بددعا کرتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ بڑی ٹڈیوں کو ھلاک و برباد کر دے اور چھوٹی ٹڈیوں کو ختم کر دے اور ان کی بہی ڑ مٹا دے اور ان کا منہ بند کر دے تا کہ یہ ہم ارے ذریعہ معاش (کہی تی باڑی) کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ بیشک آپ دعائوں کے سننے والے ہی ں پس





ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ اللہ تعالیٰ کے لشکر کی نسل کے خاتمہ کی کیوں دعا فرما رہے ہی ں؟ پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ ٹڈیاں سمندری مچھلیوں کی چھی نک سے پیدا ہوتی ہی ں۔ (8)

دوسری روایت میں کھا گیا ہے کہ ٹڈی کو آدم علیہ السلام کی بچی ہوئی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے ان کی دلیل حضرت سعید بن مسیبؒ کی یہ روایت ہے کہ " جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا تو اس کی بچی ہوئی مٹی میں سے ٹڈی کو پیدا فرمایا" (9)

ٹڈی کے مختصر تعارف کے بعد ہم اصل مقصد کی طرف آتے ہی ں تو ٹڈی کی حلت اور حرمت کے بارے میں مسلمانوں کا اجماع ہے یا اختلاف ہے اگر اختلاف ہے تو کن صورتوں میں ہے اور کن وجوھات کی بنیاد پر ہے اور یہ بات بہی قابل غور ہے کہ ٹڈی کی کون کون سی قسمیں پائی جاتی ہی ں کیا علاقے کے اعتبار سے کچھ قسمیں ایسی بہی ہی ں جن کو اہل علم حضرات نے انسانون کے لیے ضرر رساں سمجھ کر ان کا گوشت کھانے کو ناجائز کھا ہو۔

جس فریق کا موقف یہ ہے کہ ٹڈی کے حلال ہونے پر تمام اہل علم کا اجماع ہے وہ اپنے حق میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث پیش کرتے ہی ں جن احادیث کو امام بخاریؒ نے اپنی کتاب صحیح بخاری کے باب اکل الجراد اور امام ابن ماجہؒ نے باب الکبد والطحال اور باب صید الحیتان والجراد اور امام ترمذیؒ نے ماجاء فی اکل الجراد اور امام نسائیؒ نے کتاب الصید والذبائح میں ذکر کیا ہے ہم ان میں سے صرف چند احادیث کا حوالہ دیں گے۔

**دلیل اول:** عن ابن ابی اوفیٰ یقول غزو مع النبی ﷺ سبع غزوات اوستا کنا نا کل الجراد معہ

حضرت عبد اللہ بن ابو اوفی فرماتے ہی ں کہ ہم نے رسول ﷺ کے ساتھ سات یا چھ غزوات میں شرکت کی جس میں ہم ٹڈی کا گوشت استعمال کرتے تھے۔(10)

**دلیل دوم:** عن ابی سعید البقال سمع انس بن مالک یقول کن ازواج النبی ﷺ یتھادین الجراد علیٰ الاطباق

حضرت ابو سعید بقال فرماتے ہی ں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسے سنا وہ فرمارہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج طباق بھر بھر کے جراد تحفہ کے طور پر بہی جا کرتی تہی ں۔(11)

**دلیل سوم:** عن سلمان قال سئل رسول ﷺ عن الجراد فقال اکثر جنود اللہ لا اکلہ ولا احرمہ

حضرت سلمان سے روایت ہے کہ رسول ﷺ سے ٹڈی کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا لشکر ہے میں ان کو نہ کھارہا ہوں اور نہ ہی حرام قرار دے رہا ہوں۔(12)

**دلیل چہارم:** ان ابی ھریر قال خرجنا مع النبی ﷺ فی حجتہ او عمرۃ فاستقبلنا رجل من جراد وضرب من جراد فجعلنا نضربھن باسواطنا ونعالنا فقال النبی ﷺ کلوہ فانہ من صید البحر





حجرت ابو ھریر فرماتے ہی ں کہ ہم رسول ﷺ کے ہم راہ حج یا عمرہ کرنے کے لیے نکلے تو راستے میں ہمیں ٹڈیوں کا ایک بھت بڑا لشکر ملا۔ پس ہم ٹڈیون کو جوتوں اور کوڑوں سے مارنے لگے۔ پس رسول ﷺ نے فرمایا ان کو کھاؤ کیونکہ یہ دریائی شکار ہے۔(13)

**تجزیہ:** اوپر ذکر کی گئی چاروں حدیثوں سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہے کہ ٹڈی کھانا حلال ہے۔
"امیر المؤمنین عمر بن الخطاب جراد کو بڑے شوق سے کھاتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہم اسے جراد کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ حلال ہے تو فرمایا کاش دو ایک لپیں دو ایک ٹڈیاں مل جاتی تو ہم بڑے مزے سے کھاتے انس بن مالک سے روایت ہے کہ ازواج النبی ﷺ طباق بھر بھر کر جراد تحفہ کہ طور پر بہی جا کرتی تہی ں"(14)

اور صحابہ اکرام ٹڈی کا گوشت کھایا کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بغیر ذبح کئے جوتوں اور کوڑوں سے ٹڈیوں کا شکار کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو کھاؤ یہ سمندری شکار ہے مطلب اس کے ذبح کرنے کی کوئی ضرورت نہی ں ہے اور نبی اکرم ﷺ کے نہ کھانے کی وجہ یہ بہی سکتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی طبیعت کے موافق نہی تہی اس لئے فرمایا کہ میں اس کو حرام بہی قرار نہی دے رہا جو کھائے تو کھا سکتا ہے۔

**دلیل پنجم:** عن عبد اللہ ابن عمران رسول اللہ ﷺ قال احلت لنا میتتان الحوت والجراد

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اسے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم ارے لیے دو مردار حلال کئیے گئے ہی ں ایک مچھلی دوسرا ٹڈی۔(15

**تجزیہ:** نبی کریم ﷺ کے اس حدیث میں بغیر کسی قید کے مطلقنا فرمایا گیا ہے کہ ہم ارے لیے دو مردار حلال کیے گئے ہی ں ان میں سے ایک مچھلی اور دوسرا ٹڈی تو اس سے صاف ظاھر ہے کہ مچھلی اور ٹڈی چاہے جس صورت میں بہی شکار کی جائیں یا اپنی موت مر جائیں یا کسی سبب سے یا پھر ان کو ذبح کیا جائے ھر صورت میں حلال ہی ں کیونکہ جانوروں کو شریعت میں ذبح کر کہ حلال کرنے کا حکم اس لیے ہے کہ ان کے اندر نجس خون ہوا کرتا ہے جو ذبح کرنے سے رگوں سے بھ کر نکل جاتا ہے جس کے بعد جانوروں کا گوشت حلال ہوا کرتا ہے

تو شریعت نے مچھلی اور ٹڈی کو بغیر ذبح کیے حلال اس لیے فرمایا ہے کہ ان دونوں کے اندر دم مسفوح نہی ں ہوتا جب خون نہی ں تو ذبح کرنے کی کوئی وجھ اور ضرورت ہی نہی ں اور جب ذبح کرنے کی کوئی وجھ اور ضرورت ہی نہی ں تو پھر چاہے وہ کسی مسلمان کے ھاتھ سے شکار کی گئ ہو یا مجوسی کے ھاتھ سے دونوں صورتوں میں حلال ہے اور چاہے کوئی عضو کاٹ دیا جائے پھر بہی حلال ہے کیونکہ اس عضو کے گوشت میں دم مسفوح جذب ہو جانے کا اندیشہ ہی نہی ں ہے

حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اہل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ والموقوذۃ المتردیۃ والنطیحۃ وما اکل السبع الاماذ کیتم وماذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام ذٰلکم فسق۔ حرام ہوا تم پر مردہ جانور اور لہو اور گوشت سور کا اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا اور جو مر گیا ہو گلا گھو





نٹنے سے یا چوٹ سے یا اونچائی سے گر کر یا سینگ مارنے سے اور جس کو کھایا ہو درندہ نے مگر جس کو تم نے ذبح کر لیا اور حرام ہے جو ذبح ہوا کسی تھان پر اور یہ کہ تقسیم کرو جوئے کے تیروں سے یہ گناہ کا کام ہے۔ القرآن(16) اس آیت سے چند بنیادی باتیں سمجھ میں آتی ہی ں کہ تین چیزیں نجس العین ہی ں ایک دم (یعنیٰ خون) اس میں ذات کہ اعتبار سے سمیۃ اور گندگی ہے دوسری چیز خنزیر اس میں بے انتھا نجاست خوری اور بے حیائی مشھور عام ہے تیسری چیز وہ واجب الذبح جانور جو ذبح کئے بدون خدا اپنی موت مر جائے اس کا خون اور حرارت عریزیہ گوشت ہی میں محتقن اور جذب ہو کر رھجاتی ہے ان تین چیزوں میں مادی گندگی اور خباثت پائی جاتی ہے اس لیے یہ ھر صورت میں نجس العین ہی ں جس کی وجہ سے ان میں کئی قسم کے بدنی اور دینی مضار لاحق ہوتے ہی ں باقی وہ جانور جو اپنی ذات کے اعتبار سے حلال اور طیب ہی ں مگر مالک حقیقی کے سوا کسی اور کے تقرب کے طور پر نامزد کر دئے گئے ہوں ان کا کھانا بہی نیت کی خباثت اور عقیدۃ کی گندگی کی بنا پر حرام ہے۔ جو فریق ٹڈی کے حلال اور حرام ہونے پر اہل علم کے اختلاف کا قائل ہے ان کی دلیل ابن العربی کا یہ قول ہے

**دلیل:** فقال فی جراد الآندلس: لایؤکل لانہ ضرر محض۔ پس کہا ابن العربی نے جراد الاندلس کے بارے میں کہ اس کا کھانا جائز نہی ں کیونکہ اس میں محض ضرر ہے(17)

**تجزیہ:** ابن العربی نے یہ بات صرف اس لیے کہی ہے تا کہ وہ جراد الحجاز اور جراد الاندلس کے فرق کو بیان کر سکے اور اس سے ان کا یہ بتلانا مقصود ہے کہ اندلس میں پائے جانے والی ٹڈی ذاتی اور مادی اعتبار سے اس کے اندر سمیۃ اور گندگی پائی جاتی ہے جو کہ صحت کہ لیے مضر ہے اس لیے اس کا گوشت کھانا

جائز نہیں باقی ٹڈی کے حلال ہونے کا وہ خود بھی قائل ہے چونکہ ٹڈی کے حلال ہونے میں احادیث کا بھت بڑا ذخیرہ موجود ہے جس سے کوئی بھی صاحب علم اور فہم کسی صورت بھی انکار نہیں کر سکتا اور ان روایات میں سے اکثر سند کے اعتبار سے حسن صحیح ہیں۔

## ٹڈی عذاب ہے یا آزمائش:

ٹدی کے عذاب یا آزمائش ہونے کے حوالے سے اس وقت لوگوں کے مختلف نظریات سامنے آرہے ہیں بعض اس کو عذاب کھ رہے ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ یہ محض آزمائش ہے

جن لوگوں کا خیال ہے کہ ٹڈی عذاب ہے وہ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نافرمانیوں کی وجہ سے کئی عذاب بھیجے ان میں سے ایک عذاب ٹڈی دل کا بھی تھا ٹڈیوں نے ان کے کھیتوں، فصلوں، سبزیوں، پھلوں، نباتات حتیٰ کہ ان کے گھروں کے چھتوں ، دروازوں، اور لکڑیوں تک کو کھا کر برباد اور ختم کر دیا جس کا ذکر سورۃ الاعراف میں کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے

**دلیل:** فارسلنا علیھم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم اٰیٰت مفصلٰت فاستکبروا وکانوا قوما مجرمین۔ تو ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون کتنی کھلی ہوئی نشانیاں بھیجیں مگر وہ تکبر ہی کرتے رہے اور وہ لوگ تھے ہی گنھگار۔ القرآن(18)





**تفسیر:** حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے لیے بد دعا کی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے **مسلسل بارش** برسائی جو ھفتہ سے لے کر ھفتہ تک برستی تھی اور رات دن میں کسی وقت بھی بند نہ ہوتی تھی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر ٹڈیاں مسلط کیں کہ پھل اور سبزیوں میں سے جو پیدا ہوتا تھا۔ سب کھا جاتیں تھیں اس کے بعد ان پر گھن کا کیڑا مسلط کر دیا گیا کہ ٹڈیوں سے جو کچھ رہ گیا تھا وہ انہوں نے صاف کر دیا اور اس کے بعد ان پر اس قدر مینڈک مسلط کیے کہ رہنا ہی دشوار ہو گیا۔

اور پھر ان پر اس قدر خون کی آفت مسلط کی کہ تمام نھروں اور کنوؤں میں خون ہی خون نظر آنے لگا یہ واضح معجزہ ان پر ظاہر ہوئے ھر ایک معجزہ کے درمیاں دو دو مہینوں کا وقفہ تھا مگر پھر انہوں نے ایمان سے روگردانی کی اور ایمان نہیں لائے وہ درحقیقت مشرک تھے۔(19)

**تجزیہ:** اللہ تعالیٰ نے بنیادی اور ذاتی طور پر کائنات کی ھر چیز حکمت اور مصلحت کی بنیاد پر انسان کی نفع کے لیے پیدا فرمائی ہے اور کائنات کی ھر چیز پر خدا تعالیٰ کا حکم چلتا ہے جب وہ چاہے تو نفع دینے والی چیز نقصاندہ بن جاتی ہے جیسے پانی جس میں حیات رکھی گئی ہے لیکن جب اللہ نے چاھا تو قوم نوح کے لیے عذاب اور بربادی وھلاکت کا سبب بنا اور آگ جس میں اللہ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ وہ چیزوں کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے لیکن جب اللہ نے چاھا تو وہ آگ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ٹھنڈی اور گل و گلزار ہو کر غیر ضرر رساں بن گئی اسی طرح ھر چیز اللہ کے امر سے اپنا اثر دکھاتی ہے وہ چاہے تو نفع دیتی ہے وہ چاہے تو ضرر پہنچاتی ہے گزشتہ قوموں پر جو بھی آفتیں آئی ہیں وہ ان کی سرکشی نافرمانی اور حق سے اعراض کی وجہ سے اللہ نے انہیں ھلاک کرنے کے لیے ان پر بھیجیں لیکن اس طرح کا

عذاب اس امت میں نہ آنے کی نبی اکرم ﷺ نے دعائیں فرمائی ہی ں جن کا ذکر آحادیث کتب میں کثرت سے ملتاہے اور وہ دعائیں قبول فرمائی گئیں لھذا اس امت میں کلی طور پر ایسا عذاب جو کہ اس قوم کو یا اس قوم کے اموال کو تباہ وبرباد کر دے تو نہی ں آسکتا لیکن قوم کی بداعمالیوں کی وجہ سے جزوی طور پر کسی نہ کسی صورت میں سزا کے طور پر کچھ حادثات وواقعات کارونما ہونا کوئی بعید نہی ۔

جن لوگوں کا نظریہ ہے کہ اس وقت پاکستان کہ مختلف علاقوں میں ٹڈی کارونما ہونا اور کھی تیوں اور فصلوں میں تباہی مچانا محض آزمائش ہے ان کی دلیل بھی قرآن پاک کی یہ آیت ہے

**دلیل:** **ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات۔** اور البتہ ہم آزمائیں گے تم کو تھوڑے سے ڈر سے اور بھوک سے اور نقصان سے مالوں کے اور جانوں کے اور میووں کے۔القرآن (20)

**تجزیہ:** اللہ نے جب بھی کسی قوم پر اپنا عذاب نازل کیا ہے تو یا تو اس قوم کو مکمل طور پہ ھلاک کر دیا ہے یا پھر ان کے اموال کو تباہ وبرباد کر دیا ہے مگر اس طرح کا عذاب کافروں اور حق سے اعراض کرنے والے منکرین پر بھی جا گیا ہے اور عذاب اور آزمائش میں یہی فرق ہے کہ اس طرح کا عذاب صرف اور صرف کافرین پر آیا کرتا ہے جب کہ آزمائش مؤمنین نیک صالح متقی اور پرہی زگار لوگوں کی بھی ہو سکتی ہے اس طرح کی آزمائش ان کے صبر اور شکر کا امتحان اور ایمان کی مضبوطی کی پرکھ اور درجات کی بلندی کا باعث ہوا کرتی ہے اور اس طرح کی آزمائش گنھگار لوگوں اور نافرمانوں کے لیے سرزنش اور تھو





ڑی سی سزا ہوا کرتی ہے تا کہ وہ لوگ اپنے اعمال کو سدھار کر راہ راست پر آجائیں صاف ظاہر ہے کہ اس وقت لوگ طرح طرح کی بداعمالیوں میں گھرے ہوئے ہی ں اور غفلت کی زندگیاں گذار رہے ہی ں دنیا کی طرف رغبت اور دین سے کنارا کئے ہوئے ہی ں تو اللہ نے ان کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور اپنے اعمال درست کرنے کی طرف توجہ دلانے کہ لیے ٹڈیوں کو لشکر کی صورت میں مختلف علاقوں میں لاکھوں کی تعداد میں بھی ج کر ھزاروں ایکڑوں پر محیط فصلوں اور پھلدار درختوں کو نقصاں دلایا تا کہ لوگ بنی اسرائیل پر آنے والے عذاب کی ایک جھلک اور نمونہ دیکھ کر اپنے اعمال سدھاریں اور اللہ کی عطاء کردہ نعمتوں پر اللہ کا شکر کریں اور اللہ کے رزق میں سے مزید اللہ کا فضل مانگیں۔

### ٹڈی کے فوائد:

1) جس شخص کو رک رک کر پیشاب آتا ہو اس کہ لیے ٹڈی مفید ہے۔

2) چوتھی ابخار کہ لیے مفید ہے۔

3) استسقاء کے مرض کے لیے مفید ہے۔

4) چھرہ کی چھائیوں کے لیے اس کے انڈے چھرے پر ملنا مفید ہی ں۔

5) دریائی ٹڈی گرم اور خشک ہوتی ہے ۔

6) خواب میں ٹڈیوں کو پکڑ پکڑ کر مٹکے میں جمع کرنے کی تعبیر مال و دولت اور شادی کرنے کی بتائی گئی ہے ۔

## ٹڈی کے نقصانات:

1) ٹڈی کا لعاب نباتات کہ لیے زھر قاتل ہے۔

2) ٹڈی فصلوں اور پھلدار درختوں کو تباہ کر دیتی ہے جس کی وجہ سے ملک میں قحط سالی ہوا کرتی ہے۔

3) ٹڈی کی وہ قسم جس کے اندر گندگی اور سمیّت پائی جاتی ہے وہ صحت کے لیے مضر ہے۔[21]

## تلخیص الکلام:

ٹڈی حلال ہے اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے امام مالکؒ اور امام احمدؒ بھی بنیادی طور پر ٹڈی کے حلال ہونے کہ قائل ہیں البتہ ان کا اختلاف صرف اس بات پر ہے کہ اگر ٹڈی ٹھنڈک کی شدت سے مری ہو یا اس کا سر جدا کر دیا جائے تو ان کے نزدیک کھانا جائز نہی ں باقی بنیادی طور پہ ٹڈی کے حلال ہونے میں ان کا کوئی اختلاف نہی ں۔





ٹڈی کی ایک قسم وہ بھی ہے جس کہ اندر گندگی پائی جاتی ہے اور اس کی غذا مضر اشیاء ہے اس ٹڈی کا گوشت کھانا جائز نہی ں، ٹڈی کی یہ قسم اندلس میں پائی جاتی ہے باقی حجاز مین پائی جانے والی ٹڈی حلال اور ذاتی وہ مادی طرح سے گندگی سے پاک اور سالم ہے۔

ٹڈی کو بغیر ضرورت کے مارنا جائز نہی ں ٹڈی کو صرف کھانے کے لیے اس کا مارنا اور شکار کرنا جائز ہے یا پھر وہ ٹڈیاں جو املاک کو نقصان پہنچائیں اور قحط سالی کا اندیشہ ہو تو ٹڈیوں کے لشکر کو اسپرے وغیرہ سے مار کر ختم کیا جا سکتا ہے تا کہ نقصان سے بچا جا سکے۔

اس وقت پاکستان میں ٹڈی کا حملہ ایک آزمائش اور ابتلاء ہے اور بد اعمالیوں کی جزوی طور پر سزا ہے اس لیے اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اعمال کو درست کر کے راہ راست اختیار کرنی چاہیے۔

## حوالہ جات


(1) القرآن سورۃ البقرہ آیت (168)

(2) القرآن سورۃ البقرہ آیت (172)

(3) سید یوسف الدین احمد بلکانی، ہفت زبانی لغت پبلیشر اردو لغت بورڈ کراچی، صفحہ (196)، سال 1984.

(4) حقی شان الحق، کتابستان انگلش اردو ڈکشنری پبلیشر ادبی لغت بورڈ لاہور، صفحہ (213)، سال 1995.

(5) کمال الدین الدمیری، مترجم مولانا ناظم الدین، حیات الحیوان (اردو) پبلیشر اسلامی کتب خانہ کراچی، جلد (2) صفحہ (477)، سال 1980.

(6) ) کمال الدین الدمیری، مترجم مولانا ناظم الدین، حیات الحیوان (اردو) پبلیشر اسلامی کتب خانہ کراچی، جلد (2) صفحہ (479)، سال 1980.

(7) عبد القیوم مہاجر مدنی، گلدستہ تفاسیر پبلیشر ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک ملتان، جلد (2) صحفہ (573)، سال 1996.

(8) ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، مترجم مولانا عطاء اللہ ساجد، سنن ابن ماجہ، کتاب صید وضباح پبلیشر، مکتبت العلم دارالسلام کراچی، صحفہ (232)، سال 1985۔







(9) جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، مترجم مولانا محمد خالق خان گڑہی ، اردو ترجمہ تفسیر در منثور پبلیشر ضیاع القرآن لاہور، جلد (3) صحفہ (540)، سال 1983۔

(10) محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ بخاری، صحیح بخاری، باب الجراد پبلیشر دارالسلام مکت المکرمہ ریاض، جلد (2) صحفہ (826) الطبعہ الثانیہ 1961ء .

(11) ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، مترجم مولانا عطاء اللہ ساجد، سنن ابن ماجہ، کتاب صید وضباح پبلیشر مکتبت العلم دارالسلام کراچی، صحفہ (233)، سال 1985۔

(12) ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، مترجم مولانا عطاء اللہ ساجد، سنن ابن ماجہ، م کتاب صید وضباح پبلیشر، کتبت العلم دارالسلام کراچی، صحفہ (234)، سال 1985۔

(13) ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، مترجم مولانا عطاء اللہ ساجد، سنن ابن ماجہ، کتاب صید وضباح پبلیشر، مکتبت العلم دارالسلام کراچی، صحفہ (236)، سال 1985۔

(14) عبد القیوم مہاجر مدنی، گلدستہ تفاسیر پبلیشر ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک ملتان، جلد (2) صحفہ (573)، سال 1996

(15) ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، مترجم مولانا عطاء اللہ ساجد، سنن ابن ماجہ، کتاب صید وضباح پبلیشر، مکتبت العلم دارالسلام کراچی، صحفہ (236)، سال 1985۔

(16) القرآن سورۃ المائدہ آیت (173)

(17) عبد الرحمان بن عبد الرحیم ابو محمد المبارک پوری، تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی الجزء الخامس پبلیشر دارالحدیث مکتبہ فیصل دیوبند لاہور، صحفہ (200)، سال 1983۔

(18) القرآن سورۃ الاعراف آیت (133)

(19) عبد اللہ ابن عباس، مترجم حافظ محمد سعید احمد عاطف، تفسیر ابن عباس (اردو) جلد (1)، پبلیشر فریئر بک اسٹال اردو بازار لاہور، سال 1980.

(20) القرآن سورۃ البقرہ آیت (155)

(21) کمال الدین الدمیری، مترجم مولانا ناظم الدین، حیات الحیوان (اردو) پبلیشر اسلامی کتب خانہ کراچی، جلد (2) صفحہ (485-86)، سال 1980